

شیعوں کے نزدیک شریعت کے سرچشمے

<?xml encoding="UTF-8">

شیعہ امامیہ کی فقہ کا مطالعہ اور تحقیق کرنے والا جانتا ہے کہ شیعہ تمام فقہی احکام میں "مسائل کو چھوڑ کر" ائمہ اثنا عشر کے طریق سے نبی(ص) کی طرف رجوع کرتے ہیں۔

شریعت کے سرچشمے شیعوں کے نزدیک صرف دو ہیں۔

کتاب (خدا) سنتِ نبی (ص) یعنی

مصدر اول قرآن

مصدر دوم سنتِ نبی(ص) ہے۔

یہ ہیں گذشتہ اور موجود شیعہ علما کے اقوال بلکہ یہ ان ائمہ اہل بیت(ع) کے اقوال ہیں کہ جن میں سے کسی ایک نے بھی یہ دعویٰ نہیں کیا کہ یہ میرا اجتہاد ہے۔

چنانچہ جب پہلے حضرت علی ابن ابی طالب(ع) کے پاس لوگ خلافت لے کر آئے اور یہ شرط پیش کی ، اگر آپ(ع) امت میں سنتِ ابوبکر و عمر کے لحاظ سے عمل کریں گے تو خلافت حاضر ہے۔ آپ(ص) نے فرمایا، میں کتابِ خدا اور سنت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے مطابق عمل کروں گا۔ (بعض روایات میں ہے کہ آپ(ع) نے فرمایا : اس کے علاوہ میں اپنی رائے سے اجتہاد کروں گا یہ مکتب اجتہاد کے طرف داروں کا اضافہ ہے ۔

کیونکہ امام علی(ع) نے ایک روز بھی یہ دعویٰ نہیں کیا کہ میں اپنی رائے سے اجتہاد کروں گا بلکہ وہ تو ہمیشہ سے کتابِ خدا اور سنت رسول(ص) سے مسائل کا استنباط کرتے تھے یا فرماتے تھے: ہمارے پاس الجامعہ ہے اس میں لوگوں کی ضرورت کی تمام چیزیں موجود ہیں ۔ یہاں تک خدش الارش بھی تحریر ہے۔ الجامعہ وہ صحیفہ ہے جو رسول(ص) کا املا اور علی(ع) کی تحریر ہے۔ صحیفہ جامعہ کے بارے میں ہم تفصیلی بحث "اہل السنۃ سنت کو مٹانے والے" والی فصل میں کرچکے ہیں۔)

آنے والی بحثوں میں ہم اس بات کی وضاحت کریں گے کہ علی(ع) ہمیشہ سنتِ نبی(ص) کے پابند رہے اور اس سے کبھی چشم پوشی نہیں کی اور لوگوں کو سنتِ نبی(ص) پر پلٹانے کے لئے پوری کوشش کرتے رہے ۔ یہاں تک خلفا آپ(ع) سے ناراض ہو گئے اور خدا کے لئے آپ(ع) کو سختی اور سنتِ نبی(ص) کو نافذ کرنے کی پاداش میں لوگوں کی نفرت نصیب ہوئی۔

جیسا کہ امام محمد باقر(ع) ہمیشہ فرمایا کرتے تھے۔

" اگر ہم اپنی رائے سے تمہیں مسائل بتاتے تو ایسے ہی

گمراہ ہوجاتے جس طرح ہم سے پہلے لوگ گمراہ ہو گئے

تھے ہم جو کچھ تمہیں بتاتے ہیں اس پر ہمارے پروردگار

کی وہ واضح دلیل موجود ہے جو اس نے اپنے نبی(ص) کے بیان

کی تھی اور نبی(ص) نے ہم کو تعلیم دی ہے ۔"

دوسری جگہ فرماتے ہیں:

" اے جابر اگر ہم تمہیں اپنی رائے اور ہوا وبوس سے

کوئی بات بتاتے تو ہلاک ہو گئے ہوتے ہم تو تمہیں
وہی بتاتے ہیں جو ہم نے نبی(ص) کی احادیث رسول(ص) جمع کی
ہیں اور ہم نے ایسے ہی ذخیرہ کیا ہے جیسے لوگ سونا
چاندی ذخیرہ کرتے ہیں۔"

اور امام جعفر صادق(ع) فرماتے ہیں:

"قسم خدا کی ہم اپنی رائے اور ہوائے نفس سے کوئی چیز
بیان نہیں کرتے بلکہ جو کچھ کہتے ہیں وہ قول خدا
ہوتا ہے جب بھی ہم تمہیں کوئی جواب دیتے ہیں وہ
ہماری رائے سے نہیں ہوتا بلکہ وہ قول رسول(ص) ہوتا ہے۔"

ائمہ اہل بیت(ع) کی اس سیرت سے تمام اہل علم اور محققین واقف ہیں۔ اسی لئے تو انہوں نے کسی ایک امام
کے بارے میں بھی یہ نہیں تحریر کیا کہ وہ رائے کی قائل تھے یا قرآن و سنت کے علاوہ کسی قیاس و استحسان
وغیرہ کے قائل تھے۔

اور جب ہم اپنے ہم عصر مرجع اکبر شہید آیت اللہ محمد باقر الصدر (رضوان اللہ علیہ) کے رسالۃ عملیہ کو
دیکھیں گے تو عبادات و معاملات کے واضح فتاویٰ میں ملاحظہ کریں گے۔ وہ تحریر فرماتے ہیں۔

ہم آخر میں اختصار کے ساتھ اس بات کی طرف اشارہ کردینا ضروری سمجھتے ہیں کہ ان واضح فتوؤں کے
استنباط میں ہم نے جن عظیم مصادر پر اعتماد کیا ہے وہ قرآن مجید اور وہ حدیث شریف سے عبارت ہیں اور
موثق لوگوں سے منقول ہے خواہ ان کا کوئی بھی مذہب رہا ہو۔ (الفتاویٰ الواضحة الشہید باقر الصدر ص ۹۸)
لیکن قیاس و استحسان پر اعتماد کرنا ہم شرعی نقطہ نظر سے جائز نہیں سمجھتے ہیں۔

ہاں دلیل عقلی میں مجتہدین اور محدثین کے درمیان اختلاف ہے کہ آیا اس پر عمل کرنا جائز ہے یا نہیں۔
اگرچہ ہم اس بات کو قبول کرتے ہیں کہ اس پر عمل کرنا جائز ہے لیکن ہمیں ایسا کوئی حکم نہیں ملتا کہ جس
کا اثبات ان معنوں میں دلیل عقلی پر موقوف ہو بلکہ جو حکم دلیل عقلی سے ثابت ہوتا ہے وہی کتاب و سنت
سے ثابت ہوتا ہے۔

اجماع کتاب و حدیث کی طرح مصدر نہیں ہے اور نہ ہی اس پر اعتماد کیا جاسکتا ہے، ہاں بعض حالات میں
اجماع اثبات کا وسیلہ قرار پاتا ہے۔

اس طرح کتاب (خدا) اور سنت (نبی (ص)) ہی مصدر ہیں، دعا ہے کہ خداوند عالم ہمیں ان کے متمسکین میں
قرار دے بے شک جس نے ان کا دامن تھام لیا اس نے عروۃ الوثقی کو پکڑ لیا کہ جس میں کوئی خدشہ نہیں ہے
اور خدا سنے اور جاننے والا ہے۔

جی ہاں ہمیں گزشتہ اور موجودہ شیعوں میں یہی صفت ملتی ہے وہ فقط کتاب و سنت پر عمل کرتے ہیں۔ ان
میں سے کسی ایک کا فتویٰ بھی آپ کو ایسے نہیں ملے گا جو قیاس و استحسان کا نتیجہ ہو۔

چنانچہ امام جعفر صادق(ع) اور ابوحنیفہ کا واقعہ مشہور ہے کہ امام صادق(ع) نے کس طرح ابوحنیفہ کو
قیاس آرائی سے منع کیا تھا اور فرمایا تھا:

دین خدا میں قیاس سے کام نہ لو۔ کیونکہ جب شریعت میں قیاس آرائی ہوتی ہے تو مٹ جاتی ہے اور سب سے
پہلے ابلیس نے یہ کہہ کر قیاس کیا تھا کہ میں اس (آدم (ع)) سے بہتر و افضل ہوں کیونکہ تو نے مجھے آگ سے
پیدا کیا اور اسے مٹی سے پیدا کیا ہے۔

حضرت علی(ع) کے زمانہ سے لے کر آج تک یہی شیعوں کے نزدیک شریعت کے سرچشمے ہیں ۔ اہل سنت والجماعت کے مصادرِ تشریع کیا ہیں؟